قاسم العلوم

یعنی مکتوبات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

انوار النجوم

از پروفیسر محمد انوار الحسن شیرکوٹی

ناشران قرآن لمیٹڈ اردو بازار لاہور

toobaa-elibrary.blogspot.com

قاسم العلوم

مع اردو ترجمہ

انوار النجوم

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بانی دار العلوم دیوبند کے فارسی میں مجتہدانہ علمی خطوط
جو معرفت ربانی اور کشفیات الہامی کا مرقع اور جلوۂ
قدرت کا شاہکار ہیں۔ مع اردو ترجمہ و حواشی

1669
2/5/90

مترجمہ
پروفیسر محمد انوار الحسن صاحب شیرکوٹی
۱۲۹۔ڈی پیپلز کالونی لائلپور

پبلشرز
ناشران قرآن لمیٹڈ۔ ۳۸۔ اردو بازار۔ لاہور
فون: ۶۸۵۸۱

30/-

تاریخی یادداشتیں

١۔ نام کتاب — قاسم العلوم

٢۔ مصنف — فارسی مکتوبات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

٣۔ نام ترجمہ — انوار النجوم

٤۔ مترجم مکتوبات — پروفیسر محمد انوار الحسن شیرکوٹی

٥۔ ناشر — ناشران قرآن لاہور

٦۔ کاتب — منشی احسان و منشی علم الدین صاحب

٧۔ تعداد — ایک ہزار

٨۔ سال طباعت — ۱۳۹۲ھ، ۱۹۷۲ء

٩۔ قیمت

ملنے کا پتہ

١۔ ناشران قرآن لمیٹڈ، ۳۸۔ اردو بازار لاہور
فون ۶۸۵۵۱

٢۔ ڈاکٹر انصار الحسن ناظم مکتبۂ انوار

حمایت اسلام پریس لاہور

قاسم العلوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

رب یسر ولا ـــــــ تعسر وتمم بالخیر

ترجمہ قاسم العلوم

مکتوب اول بنام مولوی محمد فاضل

در جواب شبہ بعض فضلا کہ دربارۂ عدم مملوکیت فدک کہ در رسالہ ہدیۃ الشیعہ تحقیق کردہ شد بدل ایشاں از روایت واقدی اتفاق درجود۔

تمہید اکثرین ہیچمداں بلکہ نادان محمد قاسم عفی اللہ عنہ بخدمت سراپا عنایت مخدوم مکرم مولوی محمد فاضل صاحب دام اللہ فضلکم اول سلام مسنون عرض میکند، مقبول باد پس ازاں عرض پرداخت

حضرت مولینا محمد قاسم صاحب کا پہلا خط مولوی محمد فاضل کے نام

بعض فضلاء کے شبہ کے جواب میں کہ باغ فدک کی مملوکیت نہ ہونے کے بارے میں جو کہ ہدیۃ الشیعہ مصنفہ قاسم العلوم میں تحقیق کی گئی۔ یہ شبہ انکے دل میں واقدی کی روایت سے واقع ہوا۔

تمہید اکثرین ہیچمداں بلکہ نادان محمد قاسم عفی اللہ عنہ سراپا عنایت مخدوم و مکرم مولوی محمد فاضل صاحب ادام اللہ فضلکم کی خدمت میں اول سلام مسنون عرض کرتا ہے کہ اس کے بعد کی بات کچھ کسی غرض سے ہیں

ف دیوبند تشریف لے جانے کی تاریخ تو درج ہے لیکن مہینہ تحریر نہیں فرمایا۔ البتہ یہ مکتوب [illegible] مطابق [illegible] کا لکھا ہوا ہے کیونکہ مولانا نے اس خط کی ایک عبارت میں لکھا ہے کہ ابھی جلدی آیندہ کو مولانا پر آب حیات و تقریر دلپذیر کا حصہ کر دیں گے مطبع صدیقی طبع شدہ ہوا اور تقریر دلپذیر مولانا صاحب نے [illegible] مطابق [illegible] میں چھپ گئی تھی۔ لہذا یقیناً یہ مکتوب مذکورہ سال کا لکھا ہوا ہے۔ مترجم

مطلب خاتم النبیین

بشنو، وصفت پاک شہ لولاک بیانی می فرماید حضرت خاتم النبیین و در جائے ارشاد است اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔ معنی حضرت خاتم النبیین در نظر ظاہر پرستاں ہمیں باشد کہ زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم آخر است از زمانہ گذشتہ و باز نبی دیگر نخواہد آمد۔ مگر پیش اہل ایں معنی است کہ مدحی ست دراں منزوی۔ باز با جملہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ ایں معنی را چہ علاقہ کہ ازاں استدراک فرمودہ، فرمودہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔

سنو، شہ لولاک پاک کی صفت میں اللہ تعالیٰ ایک جگہ خاتم النبیین فرماتے ہیں اور ایک جگہ ارشاد ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ایمان والوں پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔ خاتم النبیین کے معنی ظاہر والوں کے نزدیک تو یہی ہیں کہ زمانۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم گذشتہ انبیاء کے زمانے سے آخر کا ہے اور اب کوئی نبی نہیں آئیگا۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ یہ ایک ایسی بات ہے کہ جس میں (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی) نہ کوئی تعریف ہے اور نہ کوئی برائی ہے پھر "محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں" کے جملے کو اس معنی سے کیا تعلق کہ اس سے استدراک فرما کر فرمایا "لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں" (وہ سب نبیوں کے ختم پر ہیں)۔ (بیان القرآن)

---

۱ خاتم، بمعنی مہر، مولانا محمد عظمی (رحمہ) خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ "اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگادی۔" قرآن کریم یہ لفظ ت کے زبر کے ساتھ ہے۔ خاتَم اور خاتِم سے مراد کسی قوم کے آخر میں ہونا۔ جیسے خَاتَمُ الْقَوْمِ وَخَاتِمَتُهُمْ وَخَاتِمُهُمْ۔ اسی لحاظ سے خاتم النبیین کے معنی ہوئے "سب نبیوں کے ختم پر" یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ۲ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ۔ یہ آیت پارہ ۲۱ سورہ احزاب رکوع ۱ میں موجود ہے۔ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ "مومن کا ایمان اگر غور سے دیکھا جائے تو ایک شعاع ہے اس نور اعظم کی جو آفتاب نبوت سے پھیلتا ہے۔ آفتاب نبوت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوئے بنابریں مومن اگر اپنی حقیقت سمجھنے کے لئے حرکت فکری شروع کرے تو اپنی ایمانی ہستی سے پیشتر اس کو پیغمبر علیہ السلام کی معرفت حاصل کرنی پڑیگی۔ اس اعتبار سے کہہ سکتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مسعود ہماری ہستی سے بھی زیادہ ہم سے نزدیک ہے ...... نبی کریم صلعم ہماری وہ ہمدردی اور خیرخواہانہ شفقت فرماتے ہیں جو ہمارا نفس بھی اپنی نہیں کر سکتا۔ اسی لئے پیغمبر کو ہماری جان و مال میں تصرف کرنے کا زیادہ حق پہنچتا ہے جو کسی کو حاصل نہیں۔" مترجم۔ ۳ حضرت مولانا کی اس عبارت کا مطلب بہت واضح ہے وہ یہ فرما رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ذاتی اور نبوت زمانی دونوں ختم ہیں۔ یعنی کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا علاوہ ازیں پہلے نبی بھی آپ ہی کی نبوت کا فیض ہیں۔ گویا نبوت بحیثیت مقام و مرتبہ بھی آپ پر ختم ہے۔ اور بحیثیت زمانہ بھی کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ چنانچہ اگلی عبارت میں فرماتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔ مترجم۔ ۴ معنی خاتم النبیین اور ختم نبوت کے یہی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت آفتاب کے نور کی طرح ذاتی ہے۔ اور جیسا کہ آفتاب کا نور کسی اور سے حاصل نہیں ہوا اسی طرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت بھی کسی اور نبی سے حاصل نہیں ہوئی۔ بلکہ دوسرے انبیاء کیلئے کہ ماہتاب آفتاب سے نور حاصل کرتا ہے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم سے نور نبوت حاصل کرتے ہیں۔ گویا نبوت مکانی جب آپ پر ختم ہوگئی تو نبوت زمانی بھی ختم ہوگئی۔ چنانچہ اگلی عبارت میں فرماتے ہیں۔

"چوں ایں چنیں باشد آمدن نبی دیگر بعد آں سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم خود ممنوع بود۔"

جب صورتحال یہ ہے کہ سارے انبیاء آپ کی نبوت سے مستفید ہیں تو آپ کے بعد کسی دوسرے نبی کا آنا خود بخود نا ممکن ہے۔

۵ یہ عبارت صاف بتلاتی ہے کہ مولانا آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت کو ختم قرار دیتے ہیں اور آپ کے بعد کسی نبی کے آنے کے ہرگز قائل نہیں۔ چنانچہ مناظرہ عجیبہ میں تحریر فرماتے ہیں:- "بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں۔ جو اس میں تأمل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں۔" (مناظرہ عجیبہ ص۱۴۴) چنانچہ تمام علمائے دیوبند کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا۔ مترجم

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں

اگر از من پرسی معنیش این است کہ نبوۃ دیگراں مستفاد از حضرت محمدی است صلے اللہ علیہ وسلم ونبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم در عالم اسباب مستفاد از نبوت دیگراں نیست پس چناں کہ نور قمر از آفتاب است ونور آفتاب از نور دگر نیست بلکہ قصہ استفادہ اختتام یافت ہمچنیں نبوت دیگراں ونبوت نبی آخر الزماں را باید شناخت صلے اللہ علیہ وسلم وچوں این چنیں باشد آمدن نبی دیگر بعد آں سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم خود ممنوع بود بعد طلوع آفتاب تا غروب نور شفق چناں کہ حاجت نور کواکب ونور قمر نیفتد ہمچنیں بعد طلوع این آفتاب نبوت تا بقاءِ نور کلام اللہ کہ از فیوض اوست ومشابہ نور شفق است حاجت نور نبوۃ دیگراں نباشد۔ ومیدانی کہ بعد انقطاع کلام ربانی از جہان فانی آمدن قیامت تقدیر یافتہ ورنہ بشرط بقاء عالم آں وقت اگر نبی دیگر آید معاذ اللہ نبود۔

چوں اینقدر دریافتی خود دانستہ باشی کہ ہمہ انبیاء از دریوزہ گراں در دولت احمدیہ اند صلے اللہ علیہ وسلم گر جملہ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ اگرچہ قضیہ شخصیہ مینماید لیکن بحسب حکم کلی است چہ محمول قضیہ را بعنوان مشتق موضوع وابستہ اند۔ این وقت

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں

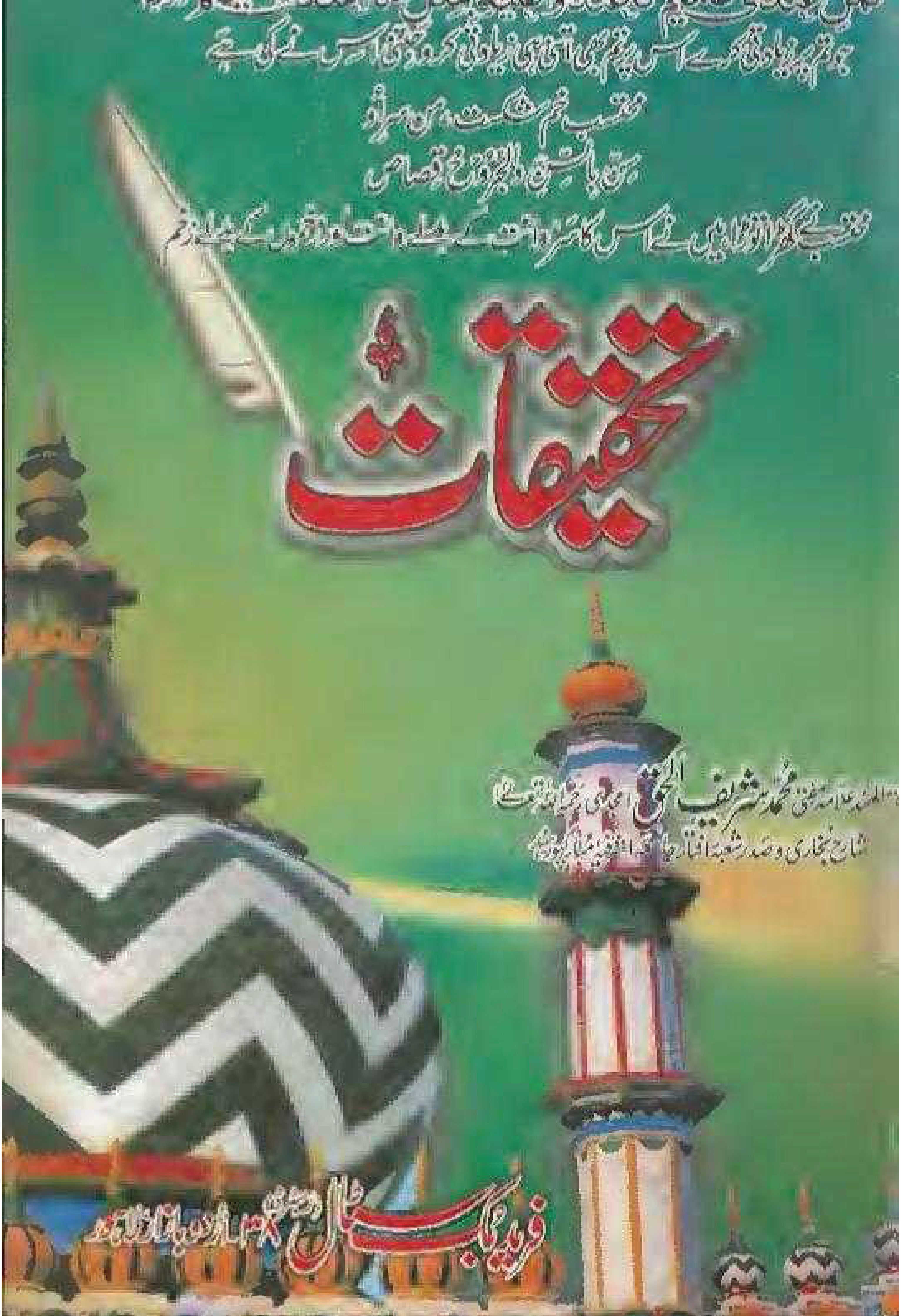
اگر مجھ سے پوچھتے ہو تو اسکے معنی یہ ہیں کہ دوسرے نبیوں کی نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے فیضیاب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت دنیا میں دوسروں کی نبوت سے فیضیاب نہیں ہے پس جیسا کہ چاند کی چاندنی سورج سے ہے اور آفتاب کا نور کسی اور نور سے نہیں ہے بلکہ حضور کو حصول فیض اور کسی سے حاصل ہونیکا معاملہ ہی ختم ہو گیا۔ اسی طرح دوسروں کی نبوت اور نبوت آخر الزماں کو سمجھنا چاہئے جب صورتحال یہ ہو تو پھر کسی دوسرے نبی کا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنا خود بخود ممنوع ہو جاتا ہے اور باقی نہیں رہتا جسطرح سورج نکلنے کے بعد نور شفق کے ختم ہونے تک چاند اور ستاروں کی روشنی کی ضرورت نہیں پڑتی اسی طرح اس آفتاب نبوت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے طلوع ہونیکے بعد قرآن شریف کے نور باقی رہنے تک کہ آپکے فیوض میں سے ہے اور نور شفق کے مشابہ ہے دوسرے کی نبوت کے نور کی ضرورت نہیں رہتی اور آپ جانتے ہیں کہ اس دنیا سے کلام اللہ کے اٹھ جانیکے بعد قیامت کا برپا ہونا اٹل طے شدہ امر ہے۔ ورنہ دنیا کے ہوتے ہوئے اگر کوئی اور نبی آ گئے تو معاذ اللہ نہیں (مگر دنیا رہیگی نہیں لہذا کوئی نبی بھی نہیں آسکتا۔ انوار)

جب یہ بات معلوم ہو گئی تو اب خود سمجھ لو کہ تمام انبیاء علیہم السلام محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے در دولت کے گدا ہیں لیکن جملہ النبی اولی بالمومنین اگرچہ قضیہ[2] شخصیہ معلوم ہوتا ہے لیکن اسکا حکم ہر ایک پر ہے کیونکہ قضیہ کے محمول (اولیٰ بالمومنین) کو موضوع (یعنی النبی) کے اشتقاق

---

[1] اس مثال میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نے اور بھی وضاحت فرما دی کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ ساتویں حصی دلیل بھی جسکی یاد سے تمثیل کہئے کہ آفتاب جب چھپ جاتا ہے تو اسکے بعد کی سرخی میں بھی روشنی رہتی ہے لہذا کسی اور شے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آفتاب نبوت گو چھپ گیا مگر اسکی سرخی یعنی قرآن مجید باقی ہے۔ لہذا جب تک شفق کی طرح قرآن کریم باقی ہے کسی اور نبی کی ضرورت نہیں۔ اور جب قرآن کریم ہی اٹھ جائے گا تو پھر قیامت آجائے گی۔ لہذا آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد مولانا محمد قاسم صاحب کے اعتقاد کے مطابق کوئی نبی نہیں آسکے گا۔ سمجھئے۔ مترجم

[2] قضیہ علم منطق میں اسے کہتے ہیں جس میں سچ اور جھوٹ کا احتمال ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے) ایک ایسا جملہ ہے کہ اس میں سچ اور جھوٹ دونوں کا احتمال ہے ہو سکتا ہے کہ زید کھڑا ہو اور ہو سکتا ہے کہ نہ کھڑا ہو۔ بہر حال منطق میں قضیہ اور نحو میں جملہ خبریہ ایک ہی سمجھئے۔ علم نحو میں زَیْدٌ قَائِمٌ میں زَیْدٌ مبتدا کہلاتا ہے اور قَائِمٌ خبر لیکن منطق میں زَیْدٌ موضوع اور قَائِمٌ محمول کہلاتا ہے۔ لہذا اگر موضوع کوئی معین شخص ہو تو اسکو قضیہ شخصیہ کہا جاتا ہے۔ "النبی" موضوع ہے اور اولیٰ بالمومنین محمول ہے۔ نبی سے مراد شخص معین یعنی آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات ہے لہذا یہ جملہ قضیہ شخصیہ ہوا۔ مترجم



تحقیقات
علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی
شارح بخاری و صدر شعبہ افتاء الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور
فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار لاہور

فَمَنِ اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَیْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ (الآیہ)

جو تم پر زیادتی کرے اس پر تم بھی اتنی ہی زیادتی کرو جتنی اس نے کی ہے

محتسب خم شکست، من سرِ او

سِنٌّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحُ قِصَاص

محتسب نے گھڑا توڑا، میں نے اس کا سر، دانت کے بدلے دانت اور زخموں کے بدلے زخم

تحقیقات

اہلِ سنت وجماعت اور دیوبندی مکتبۂ فکر کے اختلافات اور
امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ پر کیے جانیوالے اعتراضات کا تحقیقی جائزہ

فقیہ الہند علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمہ اللہ تعالیٰ
شارح بخاری وصدر شعبۂ افتاء جامعہ اشرفیہ مبارکپور ہند

ناشر
فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب ❁ تحقیقات

تصنیف لطیف ❁ علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمہ اللہ تعالے

مطبع ❁ ہاشم اینڈ حماد پرنٹرز، لاہور

الطبع الاوّل ❁ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ / مارچ ۲۰۰۲ء

ہدیہ ❁ 125/- روپے

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

فون نمبر 042-7312173 ، فیکس نمبر 092-042-7224899

ای۔ میل نمبر Email:info@faridbookstall.com

ویب سائٹ Visit us at : www.faridbookstall.com

فہرست مضامین

تحقیقات

ان صریح غیر مبہم عبارتوں کے ہوتے ہوئے بھی کسی شبہے کی گنجائش ہے کہ نانوتوی صاحب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر الانبیاء ہونے کے منکر نہیں۔ رہ گیا دوسرے مواقع پر اقرار یہ اس کفر کو اٹھا نہیں سکتا جبتک کہ اس کفر سے توبہ نہ کیجائے۔

نانوتوی صاحب کے انکار ختم نبوت کی

ایک اور شہادت

نانوتوی صاحب نے اپنے ایک مکتوب میں اپنے معتمد خصوصی کو دل کا راز یوں لکھا۔

دی دانی کہ بعد از ارتفاع کلام ربانی ازیں جہاں فانی آمدن قیامت تقدیر یافتہ ورنہ بشرط بقائے عالم آں وقت اگر نبی دیگر می آید، مضائقہ نبود

(قاسم العلوم۔ مکتوب اول بنام مولوی فاضل ص۵۶)

اور تم جانتے ہو کہ کلام ربانی (قرآن مجید) کے اس دار فانی سے اٹھ جانے کے بعد قیامت کا آنا مقدر ہو چکا ہے ورنہ بشرط بقاء عالم اسوقت اگر دوسرا نبی آجائے تو مضائقہ نہیں۔

یعنی جب قرآن مجید دنیا سے اٹھا لیا جائے اگر اسوقت فوراً قیامت نہ آئے تو دوسرا نبی آسکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ نانوتوی صاحب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف اسوقت تک خاتم النبیین جانتے ہیں جبتک قرآن مجید دنیا میں باقی رہے۔ اور جب اٹھا لیا جائے تو خاتم النبیین نہیں۔ اس کے بعد بھی دنیا باقی رہے تو دوسرا نبی آسکتا ہے کوئی مضائقہ نہیں۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ قرآن مجید دنیا سے اٹھاتے ہی فوراً بلا تاخیر قیامت آئے گی یا کچھ وقفے کے بعد۔ اگر یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ قیامت کچھ وقفے کے بعد آئے گی تو اس وقفے میں بقول نانوتوی صاحب نبی آسکتا ہے۔ اس سلسلے میں ہم دیوبندیوں کے مسلم الثبوت حکیم الامت جناب تھانوی صاحب کی تحقیق ذکر کر رہے ہیں۔ ناظرین اسے پڑھیں اور سر دھنیں۔ مقبول بہشتی زیور حصہ ہفتم ص ۴۷ پر ہے۔

"جب سب مسلمان مرجائیں گے اس وقت کافر حبشیوں کا ساری دنیا میں عمل دخل ہوگا۔ قرآن شریف دلوں سے اور کاغذوں سے اٹھ جائے گا اور کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہیگا (الی ان قال) اور اسوقت دنیا کو بڑی ترقی ہوگی۔ تین چار سال اسی حال سے گزریں گے کہ دفعۃً جمعہ کے دن محرم کی دسویں تاریخ صبح کے وقت سب لوگ اپنے اپنے کام میں لگے ہوں گے کہ صور پھونک دیا جائے گا۔"

نانوتوی صاحب نے اپنے معتمد خصوصی سے ایک راز نہانی کہا۔ کہ دنیا سے قرآن مجید کے اٹھ جانے کے بعد اگر دنیا باقی رہے گی تو دوسرا نبی آسکتا ہے۔ تھانوی صاحب نے بتادیا کہ دنیا سے قرآن مجید کے اٹھ جانے کے بعد بھی تین چار سال دنیا باقی رہے گی۔ نتیجہ ظاہر کہ ان تین چار سال میں دوسرا نبی آسکتا ہے۔

کہاں گئے دیوبندیوں کے شیخ الاسلام ٹانڈوی صاحب اور مایہ ناز مناظرین چاندپوری اور سنبھلی صاحبان۔ اب بتائیں کہ آپ لوگوں نے تو یہ دعوی کیا تھا کہ نانوتوی صاحب کا عقیدہ یہ ہے کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے کو جائز مانے وہ کافر ہے۔۔ دیکھئے نانوتوی صاحب کو جس پر مکمل اعتماد تھا کہ یہ راز نہاں فاش نہیں کرے گا اسے کیسے بتادیا کہ۔۔۔ میرا اصل عقیدہ یہی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء نہیں۔۔۔ حضور کے بعد کوئی نبی آجائے تو کوئی حرج نہیں۔ البتہ چونکہ اس وقت اس میں قرآن مجید مخل ہے۔ کوئی نبوت کا دعوی کریگا تو لوگ قرآن کی آیت کریمہ خاتم النبیین سے اس کا جھوٹا ہونا ثابت کردیں گے۔ بس قرآن کے اٹھنے کا انتظار کرو۔ جب قرآن اٹھ جائیگا تو نبی آسکتا ہے۔ مگر کوئی اسکا کچھ بگاڑ نہیں سکے گا۔ اس پر جو بندش تھی قرآن کی وجہ سے تھی۔ جب قرآن ہی نہ ہوگا تو پھر بندش کیسی کیا کروں میں نے اس بندش کے توڑنے میں اپنی پوری ذہنی توانائی صرف کردی مگر برا ہو احمد رضا خاں کا کہ انھوں نے میری بندش کا ایک ایک تار پود ادھیڑ کر پھینک دیا۔